



سوال

(236) عورتوں کا قبرستان جانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عورتوں کے لیے قبرستان جانے کا کیا حکم ہے؟ (فتاویٰ المدینہ: 62)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عورتیں مردوں کی طرح ہیں۔

تو جو مردوں کے لیے جائز ہے وہ عورتوں کے لیے بھی جائز ہے اور جو مردوں کے لیے مستحب ہے وہ عورتوں کے لیے بھی مستحب ہے مگر کسی چیز کو کوئی خاص دلیل مستثنیٰ کرے۔ عورتوں کے متعلق الگ خاص کوئی حدیث نہیں ہے کہ جس میں عمومی طور پر عورتوں کے لیے جانا قبرستان میں حرام قرار دیا گیا ہو۔ بلکہ صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قصہ معروف ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بستر سے اتر کر چلے گئے اور بقیع قبرستان کی طرف گئے تاکہ مردوں کے لیے سلامتی کی دعا کریں تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ان کے پیچھے پیچھے چلی گئیں۔ پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس پلٹے تو وہ بھی پلٹی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز تیز چلنے لگے تو یہ بھی تیز چلی۔ یہاں تک کہ بستر پر پہنچ گئی اور وہ عائشہ تیز تیز سانس لے رہی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تجھے کیا ہو گیا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ سے فرمانے لگے۔

"قَالَ: أَتَلْفَتُ أَنْ يَحْتِثَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ، قَالَتْ: نَهْنَاهُ يَحْتَمِ النَّاسُ بِعَلْمِ اللَّهِ، لَعْمُ قَالَ: فَإِنَّ جَبْرِيْلَ ثَمَانِي حِينَ رَأَيْتِ قَتَادَةَ، فَأَخْفَاهُ مِنْكَ، فَأَيْتُهُ فَأَخْفَيْتِهِ مِنْكَ، وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ، وَقَدْ وَضَعْتَ حِيَابَكَ وَتَلْفَتُ أَنْ تَقْدَرِي، فَكْرَبْتُ أَنْ أُوْثِقَكَ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْشِي، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ بِأَمْرِكَ أَنْ تَأْتِي أُمَّ الْبَيْتِ، فَتَسْتَفْرِئُ، "

"کیا تم نے یہ گمان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کریں گے بے شک جبریل علیہ السلام میرے پاس ابھی ابھی آئے اور انھوں نے کہا کہ تمہارا رب تمہیں سلام کہہ رہا تھا اور آپ کے نام حکم دیا کہ آپ بقیع میں آئیں اور ان کے لیے استغفار کریں۔ صحیح کے علاوہ ایک اور روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں کہاں اور آپ کہاں۔ اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر کہنے لگی جس طرح صحیح مسلم میں ہے کہ اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب میں قبروں کی زیارت کرنے کے لیے جاؤں تو کیا کوں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قولی۔ "پھر وہ معروف دعا ذکر کی۔

دوسری جو حدیث ہے:



"لَعْنَةُ اللَّهِ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ"

کہ قبروں کی زیارت کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ تو یہ آپ کا فرمان کی دور کا ہے۔ کیونکہ ایک معروف حدیث :

"كُنْتُ نَبِيًّا عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُوهَا"

"میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے روکا تھا تو تم اب ان کی زیارت کیا کرو۔"

بلاشبہ مدینہ میں منع نہیں ہے بلکہ منگ مکہ میں تھی۔ کیونکہ اس وقت نئے مسلمان ہوئے تھے تو مدینہ میں اس منع کا تصور بھی نہیں ہے کیونکہ مشرک کا امکان ہی نہیں تھا۔ "فَرُوهَا" تو ممکن ہے کہ یہ مکہ کے بارے میں ہو چاہے مکہ میں ہو یا مدینہ میں ہو تو اجازت کے بعد۔ اس کے ساتھ اس پر کچھ احکام مرتب ہوتے ہیں۔

بہر حال راجح یہ ہے کہ قبروں کی زیارت سے کمی زندگی میں روکا گیا تھا پھر کمی عہد کے آخر میں اور مدنی عہد کے شروع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فَرُوهَا"

اس تمہید کے بعد اب اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نبی جو ہے یہ مردوں اور عورتوں سب کو شامل ہے اور اجازت بھی اسی طرح مردوں اور عورتوں سب کو شامل ہے۔ جب اس کا حکم اسی طرح ہے :

"لَعْنَةُ اللَّهِ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ"

"یہ حدیث کب آئی اگر تو اجازت کے بعد آئی تو اس کا معنی یہ ہے کہ فسخ حکم دوم مرتبہ ہوا عورتوں کی نسبت اور اسے ہم منسوخ احکام میں سے شمار نہیں کرتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے: "لَعْنَةُ اللَّهِ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ" فرمایا تو اس کے بعد مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی اجازت دے دی۔ ورنہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کا محل کیا ہوگا؟ اگر یہ کہا جائے کہ یہ منع پہلے کی ہے تو ہمارے نزدیک بھی یہی بات راجح ہوگی تو ہم کہیں گے کہ یہ خاص نہیں ہے اور عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ خاص صورت حال میں اور اس میں قبروں کی زیارت سے منع میں مبالغہ ہے۔ وگرنہ نہ قبروں کی زیارت عورتوں پر حرام کے لیے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

عورتوں کے مخصوص مسائل صفحہ: 304

محدث فتویٰ